ترجمہ:۔ مولانا سیف الرحمٰن الفلاح ۔ بی۔ اے

تحریر:۔ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز۔ مفتی اعظم سعودی عرب

ایک جھوٹا وصیّت نامہ اور اس کی تردید

یہ متحدہ ہند و پاک کے وقت کی بات ہے۔ راقم السطور ابھی تک رشد کو نہیں پہنچا تھا کہ ایک اشتہار دیکھا جس کا عنوان "وصیت نامہ" تھا۔ اس میں کافی کچھ لکھنے کے بعد آخر میں لکھا تھا کہ جو شخص اسے پڑھے یا دیکھے تو وہ ایسے دس وصیت نامے لکھ کر لوگوں کو بھیجے اور اپنا نام مت ظاہر کرے۔ چونکہ صغر سنی کا زمانہ تھا۔ اس میں علاماتِ قیامت وغیرہ سُن کر رونگٹے کھڑے ہو گئے اور چاہا کہ اس وصیت نامہ کے مطابق دس وصیت نامے لکھ کر مختلف اشخاص کو بھیجوں تاکہ اس کے نہ لکھنے والے کے متعلق جو وعید مذکور ہے اس کا مستحق نہ ٹھہروں۔ پھر بعض اہلِ علم سے مشورہ کیا تو انھوں نے تفصیلاً کچھ نہ بتایا۔ صرف یہ کہا کہ یہ قابلِ اعتماد نہیں۔ اس واقعہ کو تقریباً چالیس سال کا طویل عرصہ ہو چکا ہے، مگر آج بھی یہ وصیت نامہ لوگوں میں چکر لگا رہا ہے۔ ابھی چند ماہ کی بات ہے کہ مجھے پھر ایسا وصیت نامہ ملا تھا۔ تعلیم یافتہ اور دین پسند حضرات اس مرض میں بڑی طرح مبتلا ہیں اور جو اس کی مخالفت کرے اسے لعن و طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو یہ بزرگوں کی باتیں اور وصیتیں نہیں مانتا۔

آج قابلِ صد احترام سعودی عرب کے مفتی سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ کا مضمون "الوصیۃ المکذوبۃ" نظر سے گزرا۔ اس میں "وصیت نامہ" کے ضمن میں بھی ذکر تھا "ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص دینِ اسلام سے پھر کر مرتد ہوتے ہیں۔"

جب ان الفاظ پر غور و فکر کیا تو تمام معمہ حل ہو گیا اور جو عقدہ چالیس سال تک کسی صاحب علم نے تحریری یا تقریری طور پر حل نہیں کیا تھا اسی کی عقدہ کشائی ہو گئی۔

لوگ اس وصیّت نامہ کو دین کا حصّہ تصور کرتے ہیں حالانکہ اسے دین کی بات تصور کرنا گناہ ہے بلکہ سعودی عرب کے مفتی صاحب نے ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دشمنانِ دین کی ایک گہری سازش کے تحت اس وصیت نامہ کو تحریر کر کے پھیلایا گیا ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص دینِ اسلام سے مرتد ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس میں یہ ذکر نہیں کہ اس کا موجد کون ہے مگر یہ یقینی بات ہے کہ یہ اسرائیل کے سوا کسی کا "کارنامہ" نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں بھی مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے کے لیے مختلف قسم کی سازشیں کرتے رہے اور آج بھی ہمارے دینِ اسلام کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ دیکھو مسلمان کس قدر اسلام کو چھوڑ کر دیگر ادیان کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دینِ حق نہیں بلکہ باطل ہے۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

بہرحال یہ وصیت نامہ کوئی اسلام کی بات نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک گہری سازش ہے جو اسرائیلیوں نے اسلام کو جھوٹا دین ثابت کرنے اور مسلمانوں کو اسلام سے منحرف کرنے کے لیے تیار کی ہے۔ اس لیے اس وصیت نامہ کی اشاعت گناہِ عظیم ہے۔ اور اس کے خلاف تبلیغ کرنا اور صحیح صورتِ حال سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا موجب اجرِ عظیم ہے۔ اگر ایسا وصیت نامہ آپ کے پاس پہنچے تو اسے پھاڑ دیجئے، اور لوگوں کو بتلائیے کہ اس کی یہ حقیقت ہے اور مفتی صاحب کے بیان کردہ دلائل سے اس جھوٹ سے عوام الناس کو آگاہ کیجئے۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

سیف الرحمٰن الفلاح بی۔اے

(یہ ہدایت سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ ۔ کی طرف سے ان تمام مسلمانوں کے نام ہے جو اس پر مطلع ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کے ساتھ ان کی حفاظت کرے اور تمام مسلمانوں کو جاہل سرکش لوگوں کی باتوں سے بچائے۔ آمین

وصیت نامہ کا واقعہ۔

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ . . . . . . اما بعد۔ مجھے اس بات کی خبر ہوئی کہ حرم نبوی کے خادم شیخ احمد خادمِ حرم نبوی کی طرف سے ہے۔ اس میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں جمعہ کی رات کو کافی دیر تک قرآن پاک کی تلاوت اور اسمائے الٰہی کے وظیفہ میں مصروف رہا اور جاگتا رہا۔ جب تلاوت کلام پاک اور وظائف کے ورد سے فارغ ہوا۔ اور سونے کے لیے بستر خواب پر آیا تو ایک روشن چہرے والے مقدس انسان کی زیارت سے مشرف ہوا۔ وہ مقدس ہستی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی تھی۔ جو قرآن کریم لے کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جنھوں نے احکامِ شریعت کی وضاحت فرمائی اور تمام جہانوں کے لیے باعثِ رحمت بن کر تشریف لائے۔

(مجھے مخاطب ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے شیخ احمد"!

میں نے عرض کیا "اے تمام مخلوقات سے زیادہ مکرم ومعزز ہستی! بندہ حاضر ہے (فرمائیے کیا ارشاد گرامی ہے)"۔

آپؐ نے فرمایا "میں لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے شرمسار ہوں مجھے اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونے کی ہمت نہیں بلکہ اس کے فرشتوں کے سامنے حاضر ہونے کی ہمت نہیں پاتا۔ کیونکہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار اشخاص دینِ اسلام سے مرتد ہو کر مرتے ہیں"۔

پھر ذکر کیا کہ لوگ گناہوں کا بہت ارتکاب کرتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ یہ وصیت نامہ اللہ کی طرف سے باعثِ رحمت ہے۔ پھر کچھ علاماتِ قیامت کا ذکر کیا۔ آخر میں لکھا ہے "اے شیخ احمد! لوگوں کو اس وصیت نامہ سے آگاہ کر دو۔ یہ تقدیر کی قلم سے لوحِ محفوظ سے منقول ہے، جو اسے لکھے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر بھیجے گا تو جنت میں اس کے لیے ایک محل تیار ہوگا۔ جو اسے نہیں لکھے گا اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر نہیں بھیجے گا تو قیامت کے روز میری شفاعت سے محروم ہوگا۔ جو اسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اگر مقروض ہے تو اُس کا قرض ادا ہو جائے گا۔ اگر گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے

کی طرف یہ باتیں منسوب کی گئی ہیں۔ ان کا عنوان ہے: یہ وصیت نامہ مدینہ منورہ کے شیخ احمد

معاف فرمائے گا بلکہ اس کے والدین کے گناہوں کا دفتر بھی دھو ڈالے گا۔ جو شخص اسے لکھنے سے گریز کرے گا وہ دنیا اور آخرت میں روسیاہ ہوگا۔"

پھر تین مرتبہ قسم اٹھا کر کہا: "یہ حقیقت ہے۔ اگر میں نے جھوٹ بیان کیا ہو تو کافر ہو کر مروں جو اس کی تصدیق کرے گا جہنم کے عذاب سے نجات پائے گا اور جو اسے جھٹلائے گا کافر ہو کر مرے گا۔"

وصیت نامہ کی تردید

یہ اس جھوٹے وصیت نامے کا خلاصہ ہے جو اس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جھوٹ باندھا ہے

میں اس جھوٹے وصیت نامے کو کئی سال سے متعدد مرتبہ سن چکا ہوں۔ اسے لوگوں میں کثرت سے پھیلایا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً اس کی نشر و اشاعت کی جارہی ہے اور دن بدن لوگوں میں کثرت سے رواج پا رہا ہے۔ اس کے الفاظ مختلف اوقات میں مختلف ہوتے ہیں لیکن مدعا اور مقصود ایک ہی ہوتا ہے۔ اس کا کاتب کہتا ہے: "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ نے مجھے یہ وصیت نامہ عطا کیا۔"

اے قاری! آخری اشتہار میں جس کا ہم نے تمہارے سامنے ذکر کیا ہے جھوٹ باندھنے والے نے کہا ہے: "میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی زیارت سے اس وقت مشرف ہوا جب میں سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ ابھی تک بسترِ خواب پر لیٹا نہیں تھا۔" اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ اس نے بیداری کی حالت میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اس وصیت نامہ میں مفتری نے چند ایسی باتیں ذکر کی ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ اور مکر و فریب کا پلندا ہے۔ اس مضمون میں میں ابھی آپ کو اس کی حقیقت کا انکشاف کروں گا۔ میں نے گزشتہ سالوں میں لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ سفید جھوٹ ہے بلکہ جھوٹوں کا پلندا ہے۔ اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ یہ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔

جب میں نے آخری اشتہار پڑھا تو اس کی تردید میں کچھ لکھنا بے سود تصور کیا کیونکہ اس کے جھوٹ ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا اور اس کے کاتب کے مفتری ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔ میرا خیال تھا کہ جو شخص معمولی سوجھ بوجھ کا مالک ہوگا یا فطرتِ سلیمہ اسے ودیعت کی گئی ہوگی اس پر اس وصیت نامے کا قطعاً کچھ اثر نہ ہوگا۔ مگر بعض احباب نے مجھے بتایا کہ یہ لوگوں میں کثرت سے رواج پا چکا ہے۔ اس کی لوگوں

میں بہت شہرت ہو چکی ہے اور وہ اسے درست اور صحیح تصور کرتے ہیں۔

بدیں وجہ مجھ پر اور میرے جیسے دیگر اہل علم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کی تردید میں قلم کو حرکت میں لائیں۔ اور لوگوں کو حقیقت حال سے آگاہ کریں۔ انہیں بتائیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سراسر جھوٹ باندھا گیا ہے۔ تاکہ عوام الناس ان کے دھوکا میں نہ آئیں۔ جو شخص صاحب علم اور صاحب ایمان ہے یا فطرتِ سلیمہ اور عقلِ صحیح کا مالک ہے جب اس پر غور کرے گا تو اسے واضح ہو جائے گا کہ یہ سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ اس کے جھوٹ ہونے پر کئی دلائل پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

وصیّت نامہ کے جھوٹا ہونے پر دلائل

دلیل نمبر ۱: میں نے شیخ احمد کے بعض اقربا اور رشتہ داروں سے اس جھوٹ کے متعلق جس کا نام وصیت نامہ ہے، دریافت کیا۔ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ شیخ احمد پر سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔ انھوں نے ایسی کوئی بات ہرگز نہیں کہی۔ اگر بالفرض ہم یہ تسلیم کر لیں کہ شیخ احمد یا ان کے کسی اور بڑے بزرگ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی یا بیداری کی حالت میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور آپ نے ان کو وصیت فرمائی تو ہم بلا تردد اور بغیر کسی شک و شبہ کے کہیں گے کہ وہ جھوٹا ہے یا جس نے اسے یہ وصیت کی ہے وہ شیطان ہے۔ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

بیداری میں رسولِ کریم کی زیارت اس عالم رنگ و بو سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد کسی شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری کی حالت میں زیارت نہیں کی اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ جو جاہل صوفی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے بیداری کی حالت میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محفلِ میلاد میں تشریف لاتے ہیں یا اس جیسا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ غلط ہے بلکہ نہایت غلط ہے۔ یہ انتہائی تلبیس ہے اور دین میں کئی نئے اُمور خلط ملط کرتا ہے۔ (جسے شریعت کی اصطلاح میں بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے) ایسے شخص نے بہت بڑی غلطی کی۔

اس نے کتاب و سنت اور اہلِ علم کے اجماع کی مخالفت کی۔ کیونکہ مردے قیامت کے روز اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ (اس سے پہلے دنیا میں مُردے ہرگز نہیں اٹھیں گے۔) جیسے اللہ عزّوجل فرماتا ہے۔

ثُمَّ اِنَّکُمۡ بَعۡدَ ذٰلِکَ لَمَیِّتُوۡنَ۔ ثُمَّ اِنَّکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ تُبۡعَثُوۡنَ (المومنون)

پھر (اس دنیاوی زندگی کے بعد) تم فوت کئے جاؤ گے، بعدازاں قیامت کے روز تمہیں اٹھایا جائے گا۔

ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مُردے قیامت کے روز قبروں سے اٹھیں گے۔ اس سے پیشتر دنیا میں ان کو اٹھایا نہیں جائے گا۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے وہ صریحاً جھوٹا ہے۔ اس کا جھوٹ بالکل عیاں ہے۔ یا یوں کہئے کہ اس نے یہ بات غلط کہی ہے۔ کیونکہ وہ معرفتِ حق سے قاصر رہا۔ اسے دھوکا ہو گیا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق پہچانا تھا اسی طرح آپ کے تابعین اور سلف صالحین نے حق کی پہچان کی تھی۔ اس لیے ان کی اقتدا اور پیروی میں جادۂ حق دکھلائی دیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواہ بقیدِ حیات ہوں یا جسدِ عنصری سے روح پرواز کر چکا ہو۔ کسی صورت میں خلافِ حق بات نہیں کہتے۔ یہ وصیت نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے سراسر خلاف ہے۔ اگر اسے سرسری نظر سے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ اس کی چند ایک وجوہات ہیں۔

دلیل نمبر۲۔ اس کا راوی مجہول الحال ہے

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی زیارت خواب میں ممکن ہے اور یہ بات بھی بلا تامل تسلیم کرتے ہیں کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی شکل و شباہت میں زیارت کی تو وہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا لیکن یہ سب کچھ ایمان کی پختگی اور تصدیق پر منحصر ہے۔ اس کی عدالت ضبط اور دیانت و امانت پر موقوف ہے۔

سوال یہ ہے کیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اصلی حلیہ اور شکل و شباہت میں دیکھا یا کسی اور شکل میں دیکھا۔ اگر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی حدیث مذکور ہو اور اسے بیان کرنے والا راوی غیر ثقہ یا غیر عادل ہو یا اس کا حافظہ خراب ہو یا قابلِ اعتماد اور قابلِ حجت ہو

یا ثقہ راویوں سے مروی ہو لیکن اس شخص کی روایت کے خلاف ہو جس کا حافظہ اس سے قوی ہو اور زیادہ ثقہ ہو اور دونوں روایات میں موافقت کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو دونوں میں سے ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیا جائے گا۔ ناسخ قابلِ عمل ہوگی اور منسوخ کو رد کر دیا جائے گا۔ بشرطیکہ نسخ کی تمام شرائط ناسخ میں موجود ہوں۔ جب یہ طریقہ کارگر نہ ہو اور اس کا امکان نہ ہو اور نہ ہی دونوں روایات کو جمع کرنے کی کوئی صورت نظر آئے۔ تو ایسی صورت میں اس شخص کی روایت کو جس کا حافظہ کمزور ہو یا اس کی عدالت مشکوک ہو، ترک کیا جائے گا۔ اس پر شاذ کا حکم ہوگا اور وہ قابلِ عمل نہیں ہوگی۔

جب ایک روایت پر عمل کرنے کے معاملہ میں یہ حال ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے متعلق کیا حکم ہوگا جس کے بیان کرنے والے کا کوئی علم نہیں کہ اس نے یہ کس سے نقل کیا اور جس کی عدالت و امانت سے ہم واقف نہیں۔ تو یہ وصیت نامہ اور اس جیسی دیگر تحریرات کے متعلق یہ حکم ہے کہ اسے پسِ پشت ڈال دیا جائے اور اس کی طرف مطلقاً توجہ نہ کی جائے خواہ اس میں شریعت کے خلاف کوئی شے نظر نہ آئے۔ پھر ایسے وصیت نامے کا کیا حال ہوگا جس میں کئی ایسی باتیں مذکور ہوں جو خلافِ شریعت ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر جھوٹ ہوں اور ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو دین کے لیے شریعت کا حکم رکھتی ہوں۔ حالانکہ ایسے امور کا اللہ نے حکم نہیں فرمایا۔

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

من کذب علی مالم اقل فلیتبوء مقعده من النار

"جو شخص میری طرف ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جو میں نے نہیں کہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ سمجھے۔"

وصیت نامہ کے راوی کو توبہ کرنی چاہئے

اس وصیت نامہ کے مفتری نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ ایسی باتیں کہی ہیں جن کا آپ نے قطعاً ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ اس نے آپ کی ذاتِ گرامی پر سراسر جھوٹ باندھا ہے۔ اگر ایسا شخص توبہ نہ کرے اور لوگوں میں اپنی غلطی کا اعلان نہ کرے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے تو اس وعید کا مستحق ہے۔ کیونکہ جو شخص لوگوں میں جھوٹ اور غلط باتوں کا پراپیگنڈہ کرتا ہے اور ان باتوں کو دین کا جزو تصور کرتا ہے تو ایسے شخص کی

توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی حتیٰ کہ وہ توبہ کرے اور لوگوں کے سامنے اپنی غلطی کا اعلان کرے تاکہ ان کو علم ہو جائے کہ اس نے اس جھوٹ سے رجوع کر لیا ہے اور اس کے وجود سے اس کی تکذیب کی ہے۔

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔ (البقرۃ)

ترجمہ:۔ "جو لوگ ہماری واضح نشانیاں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں (اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں) حالانکہ ہم نے کتاب (قرآن مجید) میں واضح بیان کیا ہے۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی اور لعنت کرنے والے (فرشتوں اور انسانوں) کی لعنت ہے ہاں البتہ (ایسے لوگ اس لعنت کے مستحق نہیں ہوں گے) جنہوں نے توبہ کر لی اور اپنے اعمال کی اصلاح اور درستی کر لی۔ پھر (لوگوں کے سامنے) اپنے عقیدہ اور اعمال کی وضاحت کی۔ ایسے لوگوں کی میں توبہ قبول کرتا ہوں۔ میں تو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا ہوں اور بہت مہربان ہوں"۔

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ عزوجل سے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو شخص (اپنے کسی مفادِ عاجلہ کی خاطر) حق چھپاتا ہے ان لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرتا ہے اور مصلحتِ وقت کی آڑ لیتا ہے تو ایسے شخص کی توبہ قبول نہ ہوگی تاوقتیکہ اپنے عقیدہ اور عمل کی اصلاح نہ کرے یعنی جب لوگوں کے سامنے حق بیان کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا دین مکمل کر دیا۔ اور اپنی نعمت کی تکمیل کر دی۔ یعنی ان میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ پر شریعت کے تمام احکام نازل کئے۔ جب تک شریعت کی تکمیل نہیں ہوئی اور شریعت کے احکام کی پوری پوری وضاحت نہیں ہوئی۔ اس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوح مبارک جسدِ عنصری سے جُدا نہیں ہوا۔

چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ۔ (المائدہ)

"آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (قرآن کریم) کو

پورا کر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۳۔ وصیت نامہ کا مقصد دین میں من گھڑت باتیں شامل کرنا ہے

اس وصیت نامے کا مفتری چودہویں صدی ہجری میں ہوا ہے۔ اس نے چاہا کہ دینِ اسلام میں کچھ نئی باتیں شامل کر کے دین کو خلط ملط کر دے اور ان کے لیے ایک نیا دین مشروع قرار دے جس پر جنت کا انحصار ہو۔ جو اس کی پابندی کرے وہ جنت کا مستحق ہو اور جو اس کی پابندیوں سے روگردانی کرے اس کا جنت میں داخلہ بند ہو اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو۔ نیز اس کی یہ خواہش ہے کہ اس وصیت نامہ کو جو اس نے خود جھوٹا اختراع کیا ہے۔ قرآن پاک سے افضل تصور کرے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) کیونکہ اس نے اس میں جھوٹ باندھا ہے کہ جو اسے لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں یا ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچائے گا اس کے لیے جنت میں اعلیٰ قسم کا محل تیار ہوگا اور جو اسے نہیں لکھے گا اور دوسرے شہروں میں بھیجنے سے گریز کرے گا تو قیامت کے روز اس پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حرام ہوگی یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اس وصیت نامے کے جھوٹے ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں۔ اس وصیت نامہ کو بنانے والا بڑا بے شرم اور بڑا بے حیا ہے۔ اور جھوٹ بنانے پر بڑا دلیر ہے۔

دلیل نمبر ۴: یہ فضیلت قرآن پاک لکھنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔

اس لئے کہ جو شخص تمام قرآن کریم لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھیجتا ہے یا ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتا ہے تو اس کے لیے یہ فضیلت حاصل نہیں جبکہ قرآن پاک پر عمل نہ کرے۔ تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس جھوٹ کو لکھنے والا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف بھیجنے والا یہ ثواب حاصل کرے اور جو قرآن پاک نہیں لکھتا اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں نہیں بھیجتا وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہو بشرطیکہ وہ مومن ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار رہو۔ یہی ایک جھوٹ جو اس وصیت نامہ میں مذکور ہے اس کے باطل اور غلط ہونے کے لیے کافی دلیل ہے اور اس کے ناشر کے جھوٹا ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ اس کی بے شرمی، بے حیائی اور کور چشمی کی ایک پختہ دلیل ہے۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے عدمِ واقفیت کا بیّن ثبوت ہے۔

اس وصیت نامہ میں چند امور کے ماسوا سبھی اس کے باطل اور غلط ہونے پر دلالت کرتے ہیں خواہ اس وصیت نامہ کو بنانے والا ہزاروں قسمیں کھائے اور کہے یہ وصیت نامہ حرف بحرف درست اور حقیقت ہے۔ خواہ وہ دعوٰی کرے کہ اگر میں اس وصیت نامہ کے معاملہ میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر قہرِ الٰہی نازل ہو یا کسی اور عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔ پھر بھی ہم اس کا اعتبار نہیں کریں گے ہم اس کو جھوٹا کہیں گے، اور اس وصیت نامہ پر صداقت کی مہر ثبت نہیں کریں گے۔ بلکہ ہم خداوندِ قدوس کی بار بار قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور غلط بات ہے۔ ہم اس بات پر اللہ کو گواہ کرتے ہیں اور جو فرشتے ہمارے پاس موجود ہیں اور جو مسلمان اس پر اطلاع پائیں سب کو گواہ کرتے ہیں کہ جب ہم اللہ عزوجل کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوں گے تو یہ گواہی دیں گے۔

الٰہی! یہ وصیت نامہ سراسر جھوٹ اور باطل ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر بہتان تراشی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کرے جس نے یہ جھوٹ باندھا اور اسے وہ سزا دے جس کا وہ مستحق ہے۔

<u>دلیل نمبر ۵</u>:- اللہ کے سوا کوئی غیب داں نہیں۔

جو کچھ اوپر ذکر ہوا ہے اس کے علاوہ اس کے باطل اور جھوٹا ہونے پر کئی دلائل مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار مسلمان مرتد اور کافر ہو کر مرتے ہیں۔ یہ علمِ غیب کی بات ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد سلسلۂ وحی منقطع ہو گیا۔ جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روح مبارک آپ کے جسدِ اطہر* سے روح مبارک کی پرواز کے بعد آپؐ عالم الغیب ہونے کا دعوٰی کر سکتے ہیں۔ اور اپنی امت کے حالات سے کیسے باخبر ہو سکتے ہیں؟

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا هُوَ۔ (ع ۳)

"اے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بتا دیجئے کہ میرا یہ دعوٰی نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی غیب دان کا دعوٰی ہے۔

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ (النمل ع ۵)

* جن کا عقیدہ تھا اس وقت آپؐ غیب دانی کی صفت سے متصف

(۱) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو) بتا دو کہ اس کائنات ارضی و سماوی میں اللہ رب العزت کے ماسوا کوئی غیب داں نہیں۔

ایک حدیث شریف میں مذکور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا روز ہوگا تو کچھ لوگوں کو میرے حوض کوثر سے دور ہٹا دیا جائے گا۔ میں جب ان کی یہ حالت دیکھوں گا تو (فرشتوں سے) کہوں گا کہ یہ تو میرے صحابی ہیں (فرشتے) مجھے جواب دیں گے کہ آپ کو علم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔ تب میں نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرح کہوں گا کہ جب تک میں ان میں رہا تو میں گواہ تھا۔ جب میں پیغام لے کر داعی اجل پہنچ گیا تو تیری ہی نگہبانی تھی۔ تو ہر شے پر قادر ہے۔

دلیل نمبر ۶ :۔ کشائش رزق، قرض کی ادائیگی اور گناہوں کی معافی اس پر مشروط نہیں۔

اس وصیت نامہ میں مذکور ہے کہ جو اسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اگر گنہگار ہے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔ اور اس وصیت نامہ کے بدلے اس کے والدین کو بخش دے گا۔ . . . . الیٰ آخرہ۔

یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور مفتری کے جھوٹ کا پول کھولنے کی اس میں واضح دلیل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شرم و حیا کا دیوالیہ نکل چکا ہے۔ اسے اللہ رب العزت اور اس کے بندوں سے ہرگز شرم نہیں آتی۔ کیونکہ یہ تینوں امور جن کا اوپر ذکر ہوا ہے قرآن پاک کی کتابت سے بھی حاصل نہیں ہوتے۔ پھر اس وصیت نامہ کے لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ خبیث دین میں گڑبڑ پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ لوگوں کی توجہ اس طرف ہو اور اس کی فضیلت پر انحصار کریں اور ان اسباب کو ترک کر دیں جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کے لیے مشروع قرار دیئے ہیں اور جن اسباب کو ماننا قرض کی ادائیگی اور گناہوں کی معافی کا سبب بنایا ہے اس سے روگردانی کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہم ذلت و رسوائی کے اسباب اختیار کریں اور خواہشات نفسانی اور شیطان کی پیروی کریں۔

دلیل نمبر ۷ :۔ اس کا نہ لکھنا ذلت کا باعث کیسے ہو سکتا ہے؟

اس وصیت نامہ میں یہ مذکور ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا وہ دنیا اور آخرت میں روسیاہ ہوگا اور ذلت و خواری میں مبتلا ہوگا۔

یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے جو اس وصیت نامہ کے باطل ہونے اور جھوٹا ہونے پر بہت بڑی دلیل ہے۔ ایک صاحب عقل اسے کیسے تسلیم کر سکتا ہے جسے چودھویں صدی کے ایک شخص نے ایجاد کیا ہو۔ جو مجہول الحال ہو، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدسؐ پر جھوٹ باندھتا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا وہ دُنیا اور آخرت میں روسیاہ ہوگا۔ جو اُسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو غنی ہو جائے گا۔ اور اس کا دین سلامت رہے گا اور اس کے سب گناہ ملیامیٹ کر دیئے جائیں گے۔ سُبۡحَانَکَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِيۡمٌ۔

دلائل اور واقعات دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ کسی مفتری نے جھوٹ باندھا ہے۔ وہ اس معاملہ میں بڑا دلیر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے ذرہ بھر شرم نہیں آتی۔ بے شمار ایسے لوگ ہیں جنھوں نے یہ وصیّت نامہ نہیں لکھا۔ اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے۔ لاکھوں اشخاص ایسے ہیں جنھوں نے سینکڑوں دفعہ اسے لکھا اس کے باوجود

ان کا قرض رفع نہیں ہوا۔ اور فقیری اور تنگدستی نے ان کا دامن نہیں چھوڑا۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں ٹیڑھا پن پیدا نہ ہو جائے اور گناہوں سے زنگ آلود نہ ہو جائیں یہ جزا شریعت نے اس شخص کے لیے بھی مقرر نہیں کی جس نے اس سے افضل اور اعظم کتاب یعنی قرآن مجید کو لکھا۔ تو اس سے کم درجہ کی شے یعنی وصیّت نامہ لکھنے سے، جو سراسر جھوٹ کا پلندا اور غلط باتوں کا مجموعہ ہے، کیسے ہو سکتی ہے۔ اس میں کئی جملے کفریہ ہیں۔ خداوند تعالےٰ کس قدر رحیم اور بُردبار ہے کہ اس جھوٹ بیان کرنے پر دلیری کرنے والے کی باز پُرس نہیں کرتا۔

دلیل نمبر ۸ :- اس کی تکذیب کُفر کیوں کر ہو سکتی ہے؟

اس میں یہ مذکور ہے کہ جو شخص اس کی تصدیق کرے گا وہ جہنم کی آگ سے نجات پائے گا۔ اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہو کر مرے گا۔

یہ بھی بڑی دلیری کی بات ہے۔ اس نے یہ سراسر جھُوٹ باندھا ہے اور غلط بات کہی ہے۔ یہ مفتری لوگوں کو کہتا ہے کہ میرے جھوٹ کی تصدیق کرو۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ان کے لیے آگ کے عذاب سے رہائی کا باعث ہوگا۔ خُدا کی قسم یہ بہت بڑا کذاب ہے۔ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ اس نے یہ بات غلط لکھی ہے۔ بدیں وجہ میں تو کہتا ہوں جو شخص اس کی تصدیق کریگا اور

وصیت نامہ کو درست اور صحیح تصور کرے گا وہ کفر کا مستحق ہوگا۔ اور جو اسے جھٹلائے گا۔ وہ کافر ہرگز نہیں ہوگا اس لیے کہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے۔ اس کی بنیاد ہی غلط ہے۔ ہم اللہ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ صریح جھوٹ ہے اور اس کا بنانے والا جھوٹا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لیے ایسی شریعت پیش کرے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ وہ دین میں ایسی باتیں داخل کرنا چاہتا ہے جو دین میں داخل نہیں۔ خدا کی قسم! اس جھوٹ سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے دین کو مکمل کر دیا۔

جھوٹے شخص کی قسم قابلِ اعتبار نہیں :۔ اے پڑھنے والے بھائیو! خبردار اس قسم کی جھوٹی باتوں کی تصدیق مت کرو۔ ایسی باتیں تم میں رواج نہ پائیں۔ کیونکہ حق ایک روشنی ہے تلاش کرنے والے کو اس میں شبہ نہیں پڑتا۔ مگر حق کو دلیل کے ساتھ تلاش کرو۔ اور اس معاملہ میں جو وقت اور اُلجھن پیش آئے اس کے متعلق اہلِ علم کی طرف رجوع کرو۔ ابلیس لعین نے تمہارے والدین (حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا) کو دھوکا دیا تھا۔ وہ خدا کی قسمیں کھاتا رہا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اس سے بچ جاؤ۔ میں بارِ دیگر کہتا ہوں کہ اس سے اور اس کے تابعداروں سے، جو جھوٹ باندھتے ہیں، بچ جاؤ۔ وہ اسی کے پیروکار لوگوں کو گمراہ کرنے اور راہِ حق سے پھسلانے کے لیے کتنی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں، کتنے معاہدے توڑتے ہیں اور کتنے خوشنما اور دلکش اقوال پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو شیطانوں کے شر سے اور گمراہ کرنے والے فتنوں اور ٹیڑھا کرنے والوں کے ٹیڑھا پن سے بچائے۔ اور اپنے دشمنوں کی تلبیس اور مکروفریب کے جال سے محفوظ رکھے۔ یہ لوگ اللہ کے نور (دینِ اسلام) کو اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار مار کر) بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور دین کو خلط ملط کرنا چاہتے ہیں (مگر ان کی ایک نہیں چلتی) کیونکہ اللہ تعالیٰ دین کی تکمیل کرنے والا اور اپنے دین کا حامی و مددگار ہے خواہ اللہ کے دشمن یعنی شیطان اور اس کے چیلے چانٹے کفار اور ملحد لوگ اسے برا منائیں۔ برائی کو روکنے کے لیے کتاب و سنت کافی ہیں۔

جہاں تک برائیوں کے عام ہونے کے متعلق اس نے لکھا ہے یہ بات درست ہے۔ قرآنِ کریم اور سنتِ مطہرہ نے منکرات اور فواحش سے بہت ڈرایا اور دھمکایا ہے اُن دونوں قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی) کی پیروی میں ہدایت ہے۔ اور ہدایت کے لیے یہ دونوں کافی

ہیں (ان کے ہوتے ہوئے کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی)

ہم اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے۔ اور حق و صداقت کی پیروی کی توفیق بخشے۔ یہ بھی اللہ عزّ وجلّ کا ایک احسانِ عظیم ہے کہ حق پر پختہ رہنے کی توفیق بخشے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں دست بدُعا ہیں کہ ہماری توبہ قبول فرمائے اور ہمارے گناہوں اور لغزشوں سے چشم پوشی فرمائے۔ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

قیامت کی علامات کا ذکر

رہی یہ بات کہ اس میں قیامت کی علامات کا ذکر ہے۔ تو اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیثوں میں علاماتِ قیامت کا مفصّل ذکر فرمایا ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی بعض شرائط اور علامات کا ذکر ہے۔ جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ تو کتبِ سُنن میں ان کے مناسب مقام پر انہیں تلاش کرے۔ مزید برآں اہلِ علم اور اہلِ ایمان کی مؤلفات میں بھی ان کا ذکر موجود ہے۔ لوگوں کو اس مفتری کی طرف رجوع کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں کیونکہ اس نے حق و باطل میں کوئی امتیاز نہیں رہنے دیا۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر ہم گناہ سے بچنے کی ہمت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہمیں اس کی نصرت و یاری کے بغیر نیکی کرنے کی توفیق ہے۔

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیہ وسلم علی عبدہ ورسولہ الصادق الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہم باحسان الی یوم الدین۔

اخبار العالم الاسلامی ۔ مکہ مکرمہ

عدد نمبر ۶۲۹ - ۲۵ جمادی الثانیہ ۱۳۹۹ھ